خطبہ جمعہ
سلسلہ حقوق الزوجین
بیوی کے حقوق اور شوہر کی ذمہ داریاں-4
حُسنِ مُعاشرت ۔ بھلائی کے ساتھ رہنا
الشيخ عبد الرحمن بن عبد الكريم الأحمد العمري المدني

حسنِ معاشرت — بیوی کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا

خوشگوار ازدواجی زندگی کے سنہری اصول

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ(سورۃ النساء:19)

حاضرینِ جمعہ و پردہ نشین خواتینِ اسلام!

میاں بیوی کے حقوق کے حوالے سے ہمارا سلسلہِ بیان چل رہا تھا۔بیوی کے حقوق اور شوہر کی ذمہ داریوں کے ضمن میں اب تک ہم نے مہر کے مسائل، نان و نفقہ (گھر کا خرچ) اور رہائش (گھر فراہم کرنے) کے مسائل پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

آج کے اس خطبہ میں ہم بیوی کے بقیہ دو اہم ترین حقوق پر گفتگو کریں گے، جن کا تعلق "حُسنِ مُعاشرت" سے ہے۔

حُسنِ مُعاشرت: قرآن کا حکم

اللہ رب العزت نے مردوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿**وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ**﴾ **(سورۃ النساء:آیت19)** ترجمہ: اور ان (عورتوں) کے ساتھ بھلے طریقے سے گزر بسر کرو۔

یہاں لفظ "معروف" استعمال ہوا ہے۔معروف کا مفہوم یہ ہے کہ وہ چیز جو واجب اور ضروری ہے، اس سے بڑھ کر معاملہ کیا جائے۔یعنی جتنا بیوی کا حق بنتا ہے، صرف اتنا ہی نہیں دینا بلکہ اس سے

زائد حسنِ سلوک کرنا، بھلا معاملہ کرنا اور خوش اخلاق سے پیش آنا "حُسنِ مُعاشرت" کہلاتا ہے۔یہ قولی اور فعلی بلکہ عملی زندگی میں بہتری کا نام ہے۔

رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ

نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے زندگی کے ہر پہلو میں بہترین نمونہ ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (سورة الأحزاب: 21) ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک مثالی شوہر بنیں، بیوی کے حقوق ادا کریں اور گھر کا ماحول خوشگوار ہو، تو ہمیں سیرتِ طیبہ کو دیکھنا ہوگا۔نبی ﷺ کا اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي» ترجمہ: "تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے لیے اچھا ہے، اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہوں۔ (سنن الترمذي: 3895، سنن ابن ماجہ: 1977)

یعنی انسان باہر کتنا ہی اچھا ہو، دوستوں میں خوش اخلاق ہو، کاروبار میں ایماندار ہو، لیکن اگر وہ گھر میں بدخلاق ہے، بیوی پر ظلم کرتا ہے، تو شریعت کی نظر میں وہ "اچھا انسان" نہیں ہے۔اچھا انسان وہ ہے جس کی گواہی اس کے گھر والے دیں۔

حسنِ معاشرت کے عملی پہلو

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ کن آداب اور اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے:

1. اعلیٰ اخلاق اور رویہ

عموماً مردوں کا یہ مزاج ہوتا ہے کہ وہ گھر سے باہر دوستوں اور اجنبیوں کے ساتھ تو بہت مسکرا کر، ادب سے اور گھنٹوں باتیں کرتے ہیں، لیکن جیسے ہی گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں، لہجہ سخت ہو جاتا ہے اور بات کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔یہ شریعت کے منشاء کے خلاف ہے۔

سب سے بہترین اخلاق کے حقدار آپ کے والدین کے بعد آپ کی بیوی اور بچے ہیں۔گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کریں، مسکراہٹ کے ساتھ داخل ہوں۔نبی ﷺ نے مسکرانے کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔اگر باہر والوں کے لیے مسکرانا صدقہ ہے تو گھر والوں کے ساتھ مسکرا کر پیش آنا اس سے بڑا اجر ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ...

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کے سامنے تمہارا مسکرانا تمہارے لیے صدقہ ہے...(سنن الترمذی: 1956)

2. محبت کا اظہار اور اچھے نام سے پکارنا

بیوی کو ایسے ناموں سے پکارنا چاہیے جو اسے پسند ہوں اور جن سے محبت کا اظہار ہوتا ہو۔

نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے ”یا عائش“ (اے عائش) کہہ کر پکارتے تھے۔ (صحیح بخاری3768)

بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ انہیں "یا حمیراء" (اے سرخ و سفید رنگت والی) کہہ کر بھی پکارتے تھے۔(سنن الکبری للنسائی:181/8 – شرح مشکل الآثار:268/1 –السلسلۃ الصحیحۃ:818/7)

3. محبت کا اظہار

شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کے ساتھ محبت کا اظہار کرے۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رعب داب رکھنے سے گھر چلتا ہے، حالانکہ گھر محبت سے چلتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا: مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ (صحیح البخاری: 3662، صحیح مسلم: 2384)

پوچھا گیا کہ مردوں میں؟ فرمایا: "ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)""

نبی ﷺ نے دوسروں کے سامنے اپنی بیوی سے اور اپنے سسر سے محبت کا اقرار کیا۔لہٰذا اپنی بیوی کو یہ احساس دلانا کہ "میں تم سے محبت کرتا ہوں"، یہ سنتِ نبوی ہے۔

4. کھانے پینے میں قربت اور رومانویت

حسنِ معاشرت یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تکلفات نہ ہوں بلکہ بے تکلفی اور پیار ہو۔نبی ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے تعلقات اتنے خوبصورت تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں جس برتن سے پانی پیتی، نبی کریم ﷺ اسی برتن کو لیتے اور اپنا منہ مبارک وہیں رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا تھا۔اسی طرح اگر میں ہڈی والا گوشت دانتوں سے کاٹ کر کھاتی، تو نبی ﷺ اسی ہڈی کو لیتے اور وہیں سے کھاتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔(صحیح مسلم300)

یہ چھوٹی چھوٹی ادائیں محبت کو بڑھاتی ہیں۔آج کل ہم اسے معیوب سمجھتے ہیں یا جھوٹا سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ سنت ہے۔

5. بیماری اور مخصوص ایام میں دلجوئی

عورت کے مخصوص ایام (حیض) میں یا بیماری میں عموماً شوہر دوری اختیار کر لیتے ہیں جس سے عورت کو کراہیت کا احساس ہوتا ہے۔لیکن نبی ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حیض کی حالت میں ہوتی تو نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر لیٹ جاتے اور قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔(صحیح بخاری297)

یہ عمل بتاتا ہے کہ ان ایام میں جسمانی تعلق تو منع ہے لیکن باہمی محبت، قربت اور ساتھ لیٹنے بیٹھنے میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ یہ دلجوئی کا باعث ہے۔

6. میٹھی گفتگو اور باتیں سننا

عورت کی فطرت ہے کہ وہ چاہتی ہے کہ اس کا شوہر اس کی بات سنے۔جب شوہر گھر آئے تو وہ دن بھر کی روداد سنانا چاہتی ہے۔شوہر کو چاہیے کہ تحمل سے اور دلچسپی لے کر اس کی بات سنے۔

نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لاتے اور اپنی ازواج کے ساتھ گفتگو فرماتے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار نبی ﷺ کو 11 عورتوں کا ایک طویل واقعہ (حدیثِ امِ زرع) سنایا۔آپ ﷺ نے پوری توجہ سے وہ طویل قصہ سنا اور آخر میں فرمایا:

كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ترجمہ: میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے امِ زرع کے لیے ابو زرع تھا (یعنی محبت کرنے والا)۔ (صحیح بخاری5189)

7. شوہر کا اپنی بیوی کے لیے جمال اور خوشبو

صرف عورت کا ہی فرض نہیں کہ وہ شوہر کے لیے تیار ہو، بلکہ شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے صاف ستھرا رہے اور خوشبو کا استعمال کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (مفسرِ قرآن) فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلْمَرْأَةِ كَمَا أُحِبُّ أَنْ تَزَّيَّنَ لِي ترجمہ: میں پسند کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کے لیے بناؤ سنگھار کروں، جیسے میں پسند کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے بن سنور کر رہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ 19622)

نبی کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے، تاکہ منہ کی بو سے بیوی کو تکلیف نہ ہو۔

عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. مقدام بن شریح رحمہ اللہ اپنے باپ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کہ نبی اکرم ﷺ جب گھر تشریف لاتے، تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ”سب سے پہلے آپ ﷺ مسواک فرماتے تھے۔“ (صحیح مسلم 253)

نوٹ: زیب وزینت اور جمال وخوبصورتی اختیار کرنے میں شریعت کے حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے، مردوں کے لیے داڑھی مونڈنا، سونا پہننا، ریشم استعمال کرنا اور ٹخنوں کے نیچے کپڑا لٹکانا حرام ہے۔

8. جذبات اور موڈ کا خیال رکھنا

ایک بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کے جذبات کو سمجھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ".

نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! میں جان لیتا ہوں کہ کب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور کب ناراض ہوتی ہو۔

سیدہ عائشہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: 'لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ' (نہیں! محمد ﷺ کے رب کی قسم)۔

اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: 'لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ' (نہیں! ابراہیمؑ کے رب کی قسم)۔

اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کتنا پیارا جواب دیا، فرمایا: ہاں اللہ کی قسم یا رسول اللہ! (ناراضگی میں) میں صرف آپ کا نام چھوڑتی ہوں (محبت دل میں ویسے ہی رہتی ہے۔(صحیح بخاری 5228)

9. بیوی کی تعریف کرنا

بیوی کی تعریف کرنا اُس کے دل میں خوشی، سکون اور اعتماد پیدا کرتا ہے۔ اچھی باتوں کو سراہنے سے میاں بیوی کے درمیان محبت اور قربت بڑھتی ہے۔ تعریف کے چند سچے بول کبھی کبھی لاکھوں کے تحفے سے زیادہ دل جیت لیتے ہیں۔ گھر کے ماحول کو خوشگوار اور رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے وقتاً فوقتاً بیوی کی تعریف کرنی چاہیے۔

10. میاں بیوی کے درمیان جائز کھیل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي، فَقَالَ: هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے (دوبارہ) مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے“۔(سنن ابی داود2578)

نبی کریم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرنا اس بات کی بہترین دلیل ہے کہ میاں بیوی کے درمیان محبت اور قربت بڑھانے کے لیے ہلکی پھلکی سرگرمیاں کرنا سنت ہے۔آپ ﷺ نے انہیں خوش کرنے کے لیے کھیل میں شریک کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کے ساتھ وقت گزارنا، اسے اہمیت دینا اور دوستانہ انداز اختیار کرنا رشتے میں خوشی اور مضبوطی پیدا کرتا ہے۔

11. بیوی سے مشورہ لینا

بیوی سے مشورہ لینا نہ صرف عقل مندی کی بات ہے بلکہ گھریلو زندگی میں محبت اور بھروسہ بڑھانے کا ذریعہ بھی ہے۔نبی کریم ﷺ نے بھی اہم موقع پر اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا مشورہ قبول کر کے عملی طور پر یہ سکھایا کہ بیوی کی رائے قابلِ قدر ہوتی ہے۔(صحیح بخاری2731)۔

بیوی سے مشورہ لینے سے شوہر کو گھر کے حالات بہتر سمجھ میں آتے ہیں، فیصلوں میں توازن پیدا ہوتا ہے اور رشتہ میں احترام بڑھتا ہے۔جب عورت دیکھتی ہے کہ اس کی رائے کو اہمیت دی جا

رہی ہے تو اس کے دل میں اطمینان، اعتماد اور وفاداری کے جذبات مضبوط ہوتے ہیں۔اس طرح مشورہ ایک چھوٹا سا عمل ہو کر بھی خاندان کی مضبوطی اور محبت کا اہم ذریعہ بنتا ہے۔

12. بیوی کی تیمارداری کرنا

بیوی کی تیمار داری کرنا اس کا اہم حق ہے، کیونکہ نکاح کے بعد اس کی دیکھ بھال، حفاظت اور ضرورت کے وقت سہارا دینا شوہر کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔جب بیوی بیمار ہو تو شوہر کا اس کے پاس بیٹھنا، اس کی دوا، آرام اور راحت کا خیال رکھنا بہترین اخلاق اور نبوی طریقہ ہے۔نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اپنی ازواج کی دلجوئی، خبرگیری اور نرمی سے دیکھ بھال کر کے امت کو عملی سبق دیا۔بیوی کی بیماری میں اس کی خدمت کرنا نہ صرف محبت بڑھاتا ہے بلکہ شوہر کے ذمہ دار، مہربان اور بااخلاق ہونے کی علامت ہے۔ایسا رویہ گھر کے ماحول میں رحمت اور رشتے میں مضبوطی پیدا کرتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شرکت سے خود رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کیونکہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار تھیں، اور آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان کی تیمار داری کریں۔اسی وجہ سے آپ بدر میں حاضر نہ ہو سکے، لیکن آپ ﷺ نے انہیں مجاہدِ بدر کا درجہ دیا اور غنیمت میں بھی بدر والوں کا حصہ عطا فرمایا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ."

عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی

اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا بدر میں شریک ہونے والے کسی شخص کو ' اور اتنا ہی حصہ بھی ملے گا۔ (صحیح بخاری 3130)

13. گھر کے کاموں میں بیوی کا ہاتھ بٹانا

نبی کریم ﷺ گھر کے کاموں میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کا تعاون کرنا سنت اور اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔آپ ﷺ کپڑے سی دیتے، جوتے مرمت کر لیتے اور گھر کے عام کاموں میں شریک ہوتے تھے۔اس عمل سے یہ سبق ملتا ہے کہ بیوی کی مدد کرنا عزت، محبت اور ذمہ داری کا بہترین اظہار ہے۔

عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا،" كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ."

اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں نبی کریم ﷺ کیا کیا کرتے تھے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر آپ جب اذان کی آواز سنتے تو باہر چلے جاتے تھے۔(صحیح بخاری 5363)

اس سلسلہ میں مزید کچھ باتیں باقی ہیں جن کا ذکر ہم آئندہ کے خطبے میں کریں گے ان شاءاللہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ازواج کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ایک مثالی اسلامی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

7 جمادی الثانی 1447 ھ

28 نومبر 2025م

مسجد رحمانیہ اے سی گارڈز، حیدرآباد